بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر — یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۴ تبلیغ ۱۳۴۳ ہش ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۱۴ فروری ۱۹۶۴ء | نمبر ۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۳ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل شام کے وقت بھی حضور کو بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم اپنے آپ کو اس طرح پاک اور صاف بناؤ کہ تم پر خدائی رنگ عمدہ چڑھے

خدا سے دعا کرتے رہو اور اُسی کے آستانہ پر گرے رہو ساری توفیقیں اُسی کے ہاتھ میں ہیں

"یہ سچ ہے کہ انسان کے واسطے یہ مشکل ہے کہ وہ سچی توبہ کرے ایک طرف سے توڑ کر دوسری طرف جوڑنا بہت مشکل ہوتا ہے ہاں مگر جسے خدا تعالیٰ توفیق دے۔ ہاں ادب سے، حیا سے، شرم سے اُس سے دعا اور التجا کرنی چاہیئے کہ وہ توفیق عطا کرے اور جو ایسا کرتے ہیں وہ پا بھی لیتے ہیں اور ان کی سُنی بھی جاتی ہے۔ صرف باتونی آدمی مفید نہیں ہوتا۔ کپڑا جتنا سفید ہوتا ہے اور پہلے اس پر کوئی رنگ نہیں دیا جاتا اتنا ہی عمدہ رنگ اس پر آتا ہے پس تم اس طرح اپنے آپ کو پاک کرو تا تم پر خدائی رنگ عمدہ چڑھے۔ اہل بیت جو ایک پاک گروہ اور بڑا عظیم الشان گھرانا تھا اس کے پاک کرنے کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا یعنی میں ہی ناپاکی اور نجاست کو دُور کروں گا اور خود ہی ان کو پاک کیا تو بھلا اور کون ہے جو خود بخود پاک صاف ہونے کی توفیق رکھتا ہو۔ پس لازمی ہے کہ اس سے دعا کرتے رہو اور اسی کے آستانہ پر گرے رہو ساری توفیقیں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔" (الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

۲۰، ۲۱، ۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۰، ۲۱، ۲۲ امان ۱۳۴۳ ہش مطابق ۲۰، ۲۱، ۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام ربوہ ہوگا ان شاء اللہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

یوم مصلح موعود

۱۵ مارچ بروز اتوار جلسے کئے جاویں

جماعتوں کی توجہ اور یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چونکہ احباب رمضان المبارک کی وجہ سے جنوری اور فروری میں مصروف رہے ہیں۔ اس لئے امسال بجائے ۲۰ فروری کے ۱۵ مارچ بروز اتوار "یوم مصلح موعود" سے متعلق جلسے کئے جاویں۔ جلسے اس دن کے شایان شان ہوں۔ اور رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

دن کی تبدیلی کے متعلق واضح ہو کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک سائل کو یہ جواب بھجوایا تھا:۔

"ہم اس بات کے قائل نہیں کہ کوئی دن اُسی دن ضرور منایا جائے۔ اصل بات تو روح ہے۔ روح قائم رکھنی چاہیئے۔"

احباب کو چاہیئے کہ ابھی سے تیاری شروع کریں۔ پروگرام تجویز کریں اور جلسے کریں ۱۵ مارچ سے قبل الفضل کا ایک خاص نمبر بھی شائع ہوگا جو پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق اہم مضامین پر مشتمل ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

حضرت ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۱۳ فروری بوقت ½۷ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "کل تمام دن طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر رہی۔ رات کو بغیر دوائی کے آرام سے نیند آئی کسی قدر کمزوری کی شکایت ہے اور زخم میں بھی کسی کسی وقت ہلکا ہلکا درد محسوس ہوتا ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔"

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

سوئٹزرلینڈ مشن کا تار کا پتہ

سوئٹزرلینڈ مشن کا تار کا پتہ حسب ذیل ہے۔ احباب اس پتہ پر تار ارسال کریں۔

"ISLAM" Zurich"

(وکالت تبشیر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۶۴ء

مسلمانوں میں اتحاد

ہفت روزہ "ایشیا" ۹-۲-۶۴ میں اچھا خاصہ فاضلانہ مقالہ "ملکی اختلافات میں اعتدال پسندی کی ضرورت" کے زیر عنوان قاضی عبدالنبی صاحب کوکب کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے اہلِ علم حضرات کی بے حسی اور غلط طور پر باہمی تنازعات کے متعلق جنگ و جدل کی بُرائیوں کو اُجاگر کرنے کے بعد آخر میں لکھا ہے کہ:۔

"اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ "فرقوں کے مٹا دینے اور ایک ہی اسلام پر سب کو متحد کر دینے" کا نعرہ انتہائی حسین اور دلکش نعرہ ہے لیکن یہ حقیقت بھی ناقابلِ انکار ہے کہ فرقوں کا امتیاز و افتراق کلیۃً مٹا دینا عملی لحاظ سے تقریباً ناممکن ہے۔ بعض فرقوں کا باہمی ذہنی اور اعتقادی بُعد بہت دُور تک پہنچ چکا ہے۔ بعض کا افتراق و انشقاق اپنے پیچھے ایک طویل تاریخی پس منظر رکھتا ہے۔ بعض فرقوں کی لیڈر شپ ایسی خود غرض ہے کہ وہ اتحادِ امت کی تحریکوں کا ساتھ دینے کے لئے بالکل تیار نہیں ہو سکتی کیونکہ وحدت و وفاق کی صورت میں ان لوگوں کو اپنے ذاتی مفادات خطرے میں نظر آتے ہیں اور بعض اختلافات واقعی ایسی اصولی حیثیت رکھتے ہیں کہ انہیں ختم کرنا گویا ضمیر اور اعتقاد پر ناجائز پابندی عائد کرنا ہوگا"

(ہفت روزہ ایشیا ۹ فروری ۱۹۶۴ء)

یہی وہ بات ہے جو زائد از چالیس سال سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے چلے آتے ہیں۔ مگر ہمارے اہلِ علم حضرات نے شاید محض اسلئے توجہ نہیں دی کہ یہ بات ایسی جانب سے آرہی ہے جس طرف کان دھرنا ان کی شان کے شایاں نہیں۔ تاہم ہمیں بڑی خوشی ہے کہ مولانا کوکب نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اور امید بندھتی ہے کہ اب دیگر اہلِ علم حضرات بھی اس طرف متوجہ ہونگے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا صرف ایک حوالہ یہاں ہم نقل کرتے ہیں۔

آپ نے رُبنج ہال لندن میں ۲۴-۴-۴۴ کو ایک لیکچر میں فرمایا ہے کہ:۔

"اب میں قومی فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ پہلی قومی ذمہ داری رواداری ہے۔ اختلافِ رائے کو سنکر جوش میں آنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ اختلافِ رائے کو سن لینے کی قوت پیدا کریں۔ اس سے عقل تیز ہوتی ہے۔ اور سوچنے اور سمجھنے کا مادہ بڑھتا ہے۔

یہ ناممکن ہے کہ اختلاف نہ ہو جبکہ مختلف خیال، مختلف مذاق اور مختلف استعدادوں کے لوگ موجود ہیں تو اختلافِ رائے کا ہونا ضروری ہے۔ ایسی حالت میں ہم رواداری نہیں برت سکتے تو اس کے استعمال کا محل ہی کونسا ہے۔ رواداری اختلافِ رائے ہی کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔

اب اگر میں سلسلہ کی بات کرنے لگوں تو جھٹ بعض آدمی یہ کہنے لگیں گے کہ دیکھو یہ اب اپنے سلسلہ کے متعلق بیان کرنے لگا ہے۔ یہ عدم رواداری کی مثال ہوگی۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے ڈرتے کیوں ہو؟ پس کبھی اختلافِ رائے سے نہ تو گھبراؤ اور نہ بے جا جوش میں آکر عدم رواداری کا ثبوت دو۔ ہم کبھی اختلافِ رائے سے گھبراتے نہیں۔ میں تو قادیان میں اپنی مسجد میں آریوں کو بلا کر بھی اجازت دے دیتا ہوں کہ جو تم چاہو کہو اور اعتراض کرو کہ ہم سے ڈرتے نہیں۔ اور نہ جوش میں آتے ہیں۔ اس لئے کہ ہمارے پاس ان کے اعتراضوں کے جوابات ہیں۔

میں سچ کہتا ہوں کہ اگر مسلمان ترقی کرنا چاہتے ہیں اور انہیں کرنی چاہئیے تو حریتِ ضمیر کو کچلنا نہ چاہیئے۔ اگر ایسے مجمعوں میں جہاں مختلف خیال کے لوگ ہوں ایک فریق دوسرے فریق کے خلاف تقریر کر رہا ہے امن کو قائم رکھنے کے لئے وہ فریق جس کے خلاف دوسرا بول رہا ہے کھڑا ہو جائے اور اپنے ہم خیال لوگوں کو اپنے نفس پر قابو پانے اور رواداری دکھانے کی تعلیم دے۔ اور امن کو قائم رکھے تو اعتراض کرنے والے فریق کو خود شرم آئے گی کہ وہ دوسروں کے جذبات کو مجروح نہ کرے۔ اسی طرح ہندوؤں کے خلاف کوئی مسلمان تقریر کر رہا ہے۔ تو ہندو امن قائم رکھے اور مسلمانوں کے خلاف کوئی ہندو بول رہا ہے تو مسلمان اپنی رواداری کا ثبوت دیں۔ رواداری کا نہ ہونا بزدلی پر دلالت کرتا ہے اور اپنے نفس پر قابو نہ ہونے کو ظاہر کرتا ہے معتدل پسندی سے جواب دو۔ بے جا جوش اور غصہ کا کوئی نتیجہ نہیں۔ مگر اب حالت بالکل بدل گئی ہے۔ لوگ اختلافِ رائے کا سننا تو درکنار اس سے ملنا بھی برداشت نہیں کر سکتے لاہور کے گزشتہ فسادات کے ایام میں میں نے اپنے آدمیوں کو بھیجا۔ کہ وہ قیامِ امن میں حصہ لیں اور مظلوم اور زخمیوں کی امداد کریں۔ عام طور پر ان مسلمانوں نے بھی جو ہماری جماعت میں نہیں اس کام کو پسند کیا۔ لیکن ایک شخص سے وہ مزنگ ملنے کے لئے گئے اسے اس قدر وحشت ہوئی کہ وہ چاہتا تھا کہ میرے آدمی جلد اس کے پاس سے چلے جاویں۔ وہ ہمارے کام کو پسند کرتا تھا۔ مگر اختلافِ رائے کی برداشت نہ کر سکتا تھا۔

مگر میری حالت بالکل جدا ہے۔ اسی لاہور کا واقعہ ہے کہ ایک ہندو ڈاکٹر میرے پاس آئے اور کہا کہ گاندھی جی نے کہا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ قادیان جا کر مجھے ان کو اپنے اپدیش کا وعظ کریں۔ میں نے کہا بہت خوب ہے وہ شوق سے آئیں اور مجھے سمجھائیں۔

قومی اتحاد کے لئے پہلی چیز رواداری ہے۔ مسلمانوں میں مختلف فرقے اور عقیدے کے لوگ جب تک وہ آپس میں رواداری کا برتاؤ نہ کریں تو اتحاد ناممکن ہے۔ اب اگر ایک احمدی سمجھتا ہے کہ جونہی میں نے مرزا صاحب کا نام لیا تو گالیوں کی بوچھاڑ اور پتھر پڑیں گے۔ وہابی سمجھتا ہے کہ میں نے اپنے عقیدہ کا اظہار کیا اور مسجد سے باہر نکالا گیا۔ اسی طرح شیعہ سُنی ایک دوسرے سے خائف اور ترساں رہیں تو رواداری کیونکر پیدا ہوگی۔

پس قومی ترقی کے لئے رواداری کا مادہ پیدا کرو اور خلاف سننے سے مت گھبراؤ کوئی ماننے پر مجبور نہیں کرتا۔

دوسرا قومی فرض اتحاد ہے۔ قومی ترقی چاہتے ہو تو مشترک امور میں ایک ہو جاؤ۔ مثلاً ملازمت کا سوال ہے کہ مسلمانوں کو حکومت کے محکموں میں ملازمتوں کے لئے ان کو جائز حق دیا جائے۔ اس مطالبہ میں احمدیت اور غیر احمدیت کا سوال ہے؟ غور کرو مسیح کی وفات یا زندگی

(باقی دیکھیں ص ۴ پر)

صَلِّ عَلیٰ محمدؐ

نقطہ نقطہ تیرگی کا نُور افشاں کردیا
زندگی کے گوشے گوشے کو فروزاں کردیا

آتشِ نمرود کی گلزار ابراہیم نے
تُو نے ہر آتشکدہ جنت بداماں کردیا

درد کا کرتے تھے درماں گر مسیحِ ناصریؑ
تُو نے ہر اک دردہی کو اپنا درماں کردیا

جا کے موسیٰؑ نے تو دیکھا جلوہ کوہِ طور پر
تُو نے ہر اک سنگ پارہ جلوہ ساماں کردیا

حُسنِ یوسفؑ کیا دمِ عیسیٰؑ ید بیضا ہے کیا
تُو نے ہر دریوزہ گر کو شاہِ خُوباں کردیا

کیا صنعت کا ہے تنویرِ یہ دِل کا لہو
جس نے ہر آنسو کو اک لعلِ بدخشاں کردیا

عید الفطر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

مرتبہ شیخ خورشید احمد

حقیقی عید کیا ہے؟

"اصل عید جو ہوا کرتی ہے وہ دل کی خوشی ہوتی ہے۔ یہ جو بناوٹی عیدیں ہیں گو ایک حد تک فائدہ دیتی ہیں۔ مگر عید وہی ہوتی ہے جو دل کی خوشی کی ہو اور دل کی خوشی اطمینانِ قلب کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور دل کا اطمینان سوائے اس کے نہیں ہو سکتا کہ خوف نہ ہو اور خوف سے انسان اس وقت تک محفوظ نہیں ہو سکتا۔ جب تک یہ یقین نہ ہو کہ میرا ایسا پہرہ دار ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ پہرہ دار خدا کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ اس لئے حقیقی عید یہی ہے کہ انسان کو یقین ہو جائے کہ اللہ مجھ سے راضی ہو گیا ہے۔ یہ عیدیں نمائش اور نمونہ کے طور پر ہیں۔ ان سے وہ سچی عید حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو کسی وقت انسان سے جدا نہیں ہوتی نہ دن کو نہ رات کو نہ اٹھتے نہ بیٹھتے نہ سوتے نہ جاگتے۔ جس کو یہ نصیب ہو جائے اس کی نسبت سچے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ

ہر روز روز عید است ہر شب شب برات

ایسے انسان کی حالت ہر وقت خوشی یقین اور اطمینان کی ہوتی ہے۔ ہمارے لئے بھی یہی سچی عید ہے۔ پہلوں کے لئے بھی یہی سچی عید تھی اور بعد میں آنے والوں کے لئے بھی یہی ہو گی۔ خدا تعالیٰ ہمارے لئے پہلوں کی طرح ہی کرے اور ہماری کمزوریوں کو دور کر دے ورنہ جب تک وہ حقیقی عید نہ آئے یہ عیدیں اسی طرح کی ہیں۔ جس طرح کسی بیمار کو عارضی طور پر آرام دینے کے لئے کوکین دی جائے۔ کیونکہ حقیقی خوشی تبھی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ حقیقی رنج دور ہو۔ اور یہ دور نہیں ہو سکتا جب تک اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ خدا میرے ساتھ ہے۔"

(الفضل ۲۴ اگست ۱۵ء)

مسلمان حقیقی عید کا منہ کب دیکھ سکتے ہیں

"پس مسلمان حقیقی عید اور اصل خوشی اسی وقت حاصل کر سکتے ہیں۔ جب موجودہ عید سے عبرت حاصل کر کے کھوئی ہوئی دولت وعزت آبرو و ثروت اور جاہ و جلال تقویٰ و طہارت نیکی و عبادت، رتبہ و مرتبت کی تلاش اور اس کے حاصل کرنے کی سر توڑ کوشش کر کے ان گم شدہ چیزوں کو حاصل کر لیں گے اور جس طرح ایک وقت تھا کہ دنیا میں اسلام ہی اسلام تھا۔ اسی طرح اب بھی اسلام روحانی طور پر دنیا پر غالب ہو اور جب مسلمان دلائل اور براہین علم اور عمل سے یہ ثابت کر دیں کہ کسی شخص کی گردن اسلام کے دلائل کے سامنے اونچی نہیں رہ سکتی اور کوئی باطن اس حق کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتا۔ اسی وقت اور صرف اسی وقت حقیقی خوشی اور عید منانے کے قابل ہوں گے۔ اور وہی سچی عید اور اصل خوشی کا دن ہو گا۔"

(الفضل ۲۲ جون ۱۸ء)

جماعت کو نصیحت

"میں اپنی جماعت کو خاص طور پر تاکید کرتا ہوں اور زور سے توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کے لئے ایک بہت بڑی عید مخفی ہے اور وہ یہی ہے کہ دنیا کے تمام لوگ آپ لوگوں کے ذریعہ سے حق اور راستی کی چٹان پر جمع ہو جائیں۔ اور پھر تمام ادیان اس حقیقی نور کے چشمہ سے پانی پینے لگ جائیں، جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معرفت دنیا کے بچاؤ کے واسطے نازل فرمایا اور جس کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔"

(الفضل ۲۲ جون ۱۸ء)

ہماری عید یہی ہے کہ خدا مل جائے

"ہماری عید کیا ہے یہ کہ ہمارا محبوب ہمارا خدا ہمیں مل جائے جو شخص کوشش کرتا اور محنت برداشت کرتا ہے اس کو اس کا خدا مل جاتا ہے اور پھر ایسا آرام اور ایسی خوشی حاصل ہو جاتی ہے کہ جسے کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ دیکھو عید الفطر کے لئے اسلام نے ایک ماہ کے روزے فرض قرار دیے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جسمانی قربانی ضروری رکھی ہے۔ اور دوسری عید پر انسان ظاہری قربانی کرتا ہے، جو کہ اس بہت بڑے انسان کے نمونہ کی یادگار میں ہوتی ہے، جس نے خدا کے لئے اپنا بیٹا ذبح کرنا چاہا۔ مگر خدا نے اس کی جگہ جانور ذبح کرا دیا اور آئندہ کے لئے مقرر کر دیا کہ جانوروں کی قربانیاں کی جایا کریں تو اس عید پر بکرے ذبح کرنا دلیل ہوتا ہے اس امر کے لئے کہ اس بندے کو جو قربانی کرتا ہے، خدا کے راستہ میں اگر سر بھی دینا پڑے تو اس میں توقف نہیں کرے گا۔ یہ اسلام کی مقرر کردہ عیدوں کی حقیقت ہے۔ مگر اور لوگوں کی عیدیں اپنے اندر یہ حقیقت نہیں رکھتیں۔ اس لئے ان جو خوشی منائی جاتی ہے وہ راحت بخش خوشی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کی عیدیں ایسی ہی ہوتی ہیں جیسے کہ روتے بچے کو کھانا دے دیا جائے۔ جس سے وہ تھوڑی دیر کے لئے بہل جائے۔ یوں تو اسلام کی عیدیں بھی حقیقی اور اصل خوشی حاصل کرنے کا نمونہ ہی ہیں جن کے بعد ان کے لئے حسرت و افسوس ہوتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کی عید ایسی ہوتی ہے۔ کہ وہ چیز جس کی انسان کو تلاش ہے اس کے بہت ہی قریب کر دیتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کہ ایک شخص کے محبوب کا مجسمہ بنا کر اس کے سامنے رکھ دیا جائے۔ اور وہ اس کو لپٹ کر خوش ہو لے کہ میرا محبوب مجھ کو مل گیا۔ لیکن ایک دوسرے شخص کو ایسے راستہ پر ڈال دیا جائے۔ جس پر چل کر وہ اپنے محبوب تک پہنچ سکتا ہو اور پھر اس کو اس کے محبوب کے دروازے پر پہنچا دیا جائے اور پردہ اٹھا کر دکھا دیا جائے کہ وہ ہے تیرا محبوب۔ اب اور کوشش کر اور اس دروازے سے گذر کر اپنے محبوب سے مل لے۔ اب وہ شخص جس کے پاس بے جان مجسمہ ہے۔ اس کی خوشی تھوڑی دیر کے بعد مایوسی سے بدل جائے گی۔ لیکن وہ جو پہلے کی نسبت اپنے محبوب کے زیادہ قریب پہنچ گیا ہے، اس کی خوشی بہت زیادہ ہو جائے گی۔ غیروں کی عیدوں میں جو خوشی ہوتی ہے وہ ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک بت پر کوئی شخص فدا ہو جائے۔ لیکن ہماری عیدیں ہیں جن میں ایک صحیح راستہ پر چلایا جاتا ہے۔ اور جس کے ذریعہ ہمیں ہمارا خدا دکھایا جاتا ہے۔ اور پھر ہماری دعاؤں میں قبولیت اور ہم میں تقویٰ پیدا کیا جاتا ہے۔

پس ہماری عید کی یہی غرض ہے جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہمیں ہمارا خدا مل جائے۔ اور اس کے ملنے کا یہ طریق ہے کہ اس کے لئے قربانیاں کی جائیں۔ اگر ہم اس غرض کو یاد رکھیں۔ تو ہماری عید عید ہے ورنہ جھوٹے طور پر خوش ہونا رنج اور دکھ اور بڑھا دیتا ہے۔"

(الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۱۹ء)

ہمارا کام شیطان کو کچلنا ہے

"اس زمانہ میں جو کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے وہ اس زمانہ کے کام سے بہت بڑا ہے تمہارا کام شیطان کو کچلنا ہے اور ایسے زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے مبعوث کیا ہے، جبکہ تمام دنیا کے لوگوں پر شیطان نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ پھر تم کمزور اور مفتوح ہو۔ اور جن لوگوں کے دلوں پر تم نے قبضہ کرنا ہے وہ فاتح اور طاقت ور ہیں۔ اس حالت میں شیطان کا کام کسی نبی کی جماعت کے سپرد نہیں کیا گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ کام مقرر تھا۔ مگر آپ کی دوسری بعثت میں یہ کام ہونا تھا تو آپ ہی کی قوت قدسی کے ذریعہ مگر پہلے نہیں ہوا۔ پہلے ظہور کے وقت آپ کے سپرد یہ کام نہ کیا گیا جو اب کیا گیا ہے۔ پس اس کام کے لئے جس قربانی کی ضرورت ہے۔ وہ اپنی مثال پہلے زمانہ میں نہیں رکھتی۔ مگر ہماری قربانیاں ابھی حضرت مسیح کے زمانہ کی قربانیوں جتنی بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے نفوس کو اس قربانی کے لئے تیار کرو جس کی نظیر پہلے نہیں مل سکتی۔ اور جس کے بغیر حقیقی عید نہیں حاصل ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ ہمارے لئے اپنے فضل سے دونوں عیدیں دکھائے۔ وہ عید بھی جو اپنے نفوس سے پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ بھی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔"

(الفضل ۵ مئی ۱۹۲۵ء)

جاپان میں احمدیہ اسلامک ریسرچ گروپ کے قیام پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا پیغام

مکرم عبدالمنان خان صاحب لاہور

جب میں جاپان میں تھا تو وقتاً فوقتاً حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بغرض دعا خطوط لکھتا رہتا تھا اور خصوصاً جب تبلیغی مواقع ہوتے تو ان کی اطلاع بھی حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجتا تھا۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ بھی کمال شفقت سے مختصر لیکن پر معنی جوابات اپنی دعاؤں کے ساتھ بہت جلد ارسال فرمایا کرتے تھے یہ حضرت میاں صاحب کی خصوصیت تھی کہ ہر خط کا جواب دیتے ایسا جواب دیتے کہ مزید تشنگی باقی نہ رہے۔ اپنے گھر عزیزوں کو جو خطوط لکھا کرتا تھا ان کے جوابات آنے میں تاخیر ہو جایا کرتی تھی لیکن حضرت میاں صاحب کے خطوط میں ایسا نہیں ہوتا تھا یہ صفت ایک نادر صفت تھی اور خطوط لکھنے والے کے لئے یہ طریق بہت اطمینان اور تسلی کا موجب ہوتا ہے جو دلوں کو باہمی الفت سے بھرنے اور بار بار خط لکھنے پر مجبور کرتا تھا۔ اس وقت میری فائل میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان خطوط کی تعداد جو جاپان میں موصول ہوئے بیس ہے

اس وقت حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کا وہ پیغام جو جاپان میں احمدیہ اسلامک ریسرچ گروپ "ٹوکیو" کے قیام کے موقع پر موصول ہوا تھا احمدی دوستوں کی خدمت میں پیش کرنا مقصود ہے۔

یہ تحقیقاتی گروپ زیر تبلیغ جاپانی احباب کے مشورہ سے ۱۳۔ اگست ۶۲ء کی شام کو معرض وجود میں لایا گیا۔ اس موقع پر وکیل التبشیر صاحب۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے علاوہ واشنگٹن اور سیرالیون مشنوں کی طرف سے بھی پیغامات موصول ہوئے تھے وکالت تبشیر کی وساطت سے حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ کا جو پیغام موصول ہوا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم عبدالمنان خان صاحب!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا خط مورخہ یکم اگست ۶۲ء حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی خدمت میں پیش ہوا حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے مندرجہ ذیل پیغام آپ کی میٹنگ کے لئے دیا ہے:۔

"آپ کی طرف سے جاپان میں مجوزہ میٹنگ کی اطلاع ملی اللہ تعالیٰ اسے کامیاب کرے اور اہل جاپان کے مفید اور نتیجہ خیز بنائے اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور احمدیت جو اسلام کی خدمت کے لئے مبعوث کی گئی ہے وہ بھی ایک عالمگیر نظام ہے اس لئے ہمارے مبلغ قریباً ہر ملک میں امن اور محبت کے طریق پر خدا کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔

بے شک ابھی یہ نظام ایک چھوٹے سے بیج کا رنگ رکھتا ہے مگر جس طرح ایک بیج آہستہ آہستہ ایک عظیم الشان درخت بن جاتا ہے اسی طرح انشاء اللہ احمدیت کا بیج بھی اپنے وقت پر ایک عظیم الشان درخت بننے والا ہے جس کی شاخیں دنیا کے چاروں اطراف میں پھیلیں گی اور قوموں کے اتحاد کے موجب بنیں گی۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔"

والسلام

۱۱ ۸/۶۲ (مرزا بشیر احمد)

اس پیغام کو ارسال کرنے کے بعد آپ اس بیج کو سرزمین جاپان میں بڑھتا ہوا اور پھلتا پھولتا دیکھنے کے بھی خواہاں تھے اور جو اضطراب اس سلسلے میں آپ کے دل میں تھا اس کا کچھ اندازہ اس پیغام سے ہو جو آپ نے مسٹر محمد موسیٰ عرف اوکیکے آف نائیجیریا کے جاپان سے اپنے وطن نائیجیریا واپس جانے پر ارسال کیا۔ کہا جا سکتا ہے مسٹر اوکیکے (OKIKE) ہمارے احمدیہ گروپ کے ایک سرگرم رکن تھے اور جاپان میں پہلے ساتھ ہی رہ رہے تھے اور اپنی ٹیکنیکل تعلیم مکمل کر رہے تھے وہ چھ سال قبل عیسائیت سے نکل کر اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ حضرت میاں صاحب کا پیغام درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیزم مکرم اے ایم خان۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت دے اور مسٹر اوکیکے (OKIKE) کے جانے کا بدل عطا کرے وہ قادر ہے اور اس زمانہ میں اس کی تقدیر یہی ہے کہ دنیا بھر میں اسلام اور احمدیت پھیلے اور اس کا غلبہ ہو۔ میں آپ کو اپنی کتاب "اسلام اور اشتراکیت" بھجوا رہا ہوں اور ایک کتاب "قرآن کا اول و آخر" بھی بھجوا رہا ہوں نیز میں نے "کشتی نوح" کا خلاصہ چھپوایا ہے جس کا نام ہماری تعلیم ہے اس کا ایک پاکٹ کا نسخہ بھی بھجوا رہا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ والسلام۔

۲۵ ۹/۶۲ مرزا بشیر احمد۔

ٹوکیو میں گروپ کے قیام کے بعد جب حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کو گروپ کے ممبران کی چند تصویریں ارسال کی گئیں تو آپ نے جاپان اور جاپانی قوم اور یہاں پر ہمارے ایک مضبوط مشن کے قیام کے متعلق مندرجہ ذیل مکتوب گرامی تحریر فرمایا:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیزم مکرم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا خط محررہ ۲۶ ۸/۶۲ موصول ہوا جس کے ساتھ ایک گروپ فوٹو بھی تھا چونکہ آپ نے لکھا ہے کہ آپ اس خط کی نقل وکالت تبشیر کو بھی بھجوا رہے ہیں اس لئے میری طرف سے انہیں لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص میں برکت دے اور آپ کی کوششوں میں کامیابی کا راستہ کھولے جاپان ایک بڑا اہم ملک ہے اور آبادی کے لحاظ سے بھی بہت بڑا ہے اور اس کے باشندے دل میں ترقی کی غیر معمولی صلاحیت ہے خدا کرے کہ جاپان کے نیک فطرت لوگ اسلام اور احمدیت کی طرف توجہ کرنے لگ جائیں اور یہاں ہمارا ایک مضبوط مشن قائم ہو جائے جو انشاء اللہ اپنے وقت پر ضرور ہوگا کیونکہ اسلام اور احمدیت کا پیغام ساری دنیا کے لئے ہے اس لئے ناممکن ہے کہ جاپان میں اسے کامیابی حاصل نہ ہو۔ مگر آپ کی کوششوں کے علاوہ دعاؤں سے بھی بہت کام لیں۔ والسلام

۱ ۹/۶۲ (مرزا بشیر احمد)

جوں جوں وقت گزرتا گیا۔ ہمارے گروپ کی سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہوتا گیا یعنی تبلیغ و اشاعت کا کام بھی وسیع ہوا اور پھر بعض حلقوں کی طرف سے ہمارے گروپ کی مخالفت بھی شروع ہو گئی۔ جب اس کی اطلاع حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچی تو آپ نے یوں تحریر فرمایا:۔

"آپ کا خط مورخہ ۲۲ ۱۱/۶۲ موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسوں کو کامیاب بنائے اور وہ جماعت کی ترقی کا موجب ہوں پروفیسر احمد یوشیدا کی مخالفت کا علم ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور انہیں استقامت عطا کرے اور یہ سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید وجود ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی کے ساتھ واپس لائے۔

والسلام

بواسطہ (مرزا بشیر احمد)

ہمارے تذکرہ بالا گروپ کے قیام سے قبل بھی حضرت میاں صاحب جاپان کی ذہنی بیداری ترقی اور صنعت و حرفت سے متاثر تھے اور وہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام لیواؤں کے متمنی تھے چنانچہ اپنے ۱۴ ۵/۶۱ کے خط میں یوں تحریر فرمایا:۔

"آپ ایک ایسے ملک میں ہیں جو صنعت و حرفت میں بڑی ترقی کر رہا ہے اگر ان میں سے بعض سمجھدار لوگ احمدی ہو جائیں تو دین کی بڑی خدمت کر سکتے ہیں"

والسلام

۱۴ ۶/۶۱ (مرزا بشیر احمد)

اور ۱۷ ۱۰/۶۱ کے خط میں:۔

"جاپان میں ابھی اسلام کے پاؤں نہیں جمے آپ اس کے لئے کوشش کریں اور دعا بھی۔ بڑا کار ثواب ہے"

والسلام (مرزا بشیر احمد)

و آخر دعوانا عن الحمد للہ رب العالمین

خاکسار

عبدالمنان خان لاہور

اعلان برائے دعا

مجھے ریڈرز ڈائجسٹ اور لائف انٹرنیشنل کے نمائندہ خصوصی مقرر کیا ہے احباب جماعت سے اپنی کامیابی کے لئے درخواست دعا عرض کرتا ہوں احباب سے تعاون کا بھی طلبگار ہوں۔

امین الرشید ہاشمی۔ ارشد سنز کبیر اسٹریٹ اردو بازار۔ لاہور۔

عید الفطر کے ضروری مسائل

(۱)

عید ایک انعام ہے جو رمضان المبارک کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن بندوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے اس مہینے کی عبادات و ریاضت کی توفیق پانے پر خوشی اور مسرت محسوس کرتے ہیں اور اسلامی روح کے مطابق اس کے اظہار کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لاتے اور نفل ادا کرتے ہیں۔

چونکہ یہ دن اسلامی سال کے باقی دنوں سے ممتاز ہے اور اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمتوں کا اثر اس کے بندے کے ظاہر پر بھی ہو اور امّا بنعمة ربك فحدث کا بھی یہی منشا ہے۔ اسلئے اس دن حتی الامکان تمام دنوں کی نسبت ظاہر کا بھی اہتمام ضروری ہے اور جس طرح دوسرے اجتماعات جمعہ وغیرہ کے لئے اسلام کا حکم ہے اس دن بھی نہا دھو کر صاف ستھرے اور اچھے کپڑے پہننے چاہئیں۔ اور خوشبو وغیرہ لگانی چاہیئے۔ اس سے ظاہر اور باطن میں موافقت پیدا ہو کر مفید اور بہتر نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ اسلامی اجتماع کا ایک خاص اثر اور رعب بھی قائم ہوتا ہے۔

اگر کسی دوست کو یہ سامان میسر نہ ہو تو اس کے دوستوں اور ہمسائیوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے جس سے ایسا شخص اپنے ظاہر کی آراستگی کا سامان کر سکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ عورتوں کو نماز عید کے لئے جانے کی تلقین فرمائی تو ایک عورت نے عرض کیا کہ ہم میں سے کسی کے پاس اوڑھنی نہیں ہوتی اس لئے اگر وہ نہ جا سکے تو کوئی حرج تو نہیں تو حضور نے فرمایا لتلبسها صاحبتها من جلبابها فليشهدن الخير کہ اس کی کوئی سہیلی اس کے لئے اوڑھنی کا انتظام کر دے تاکہ وہ بھی نیکی کے کام میں شریک ہو سکے۔

(۲)

بعض لوگ غلط فہمی کی بناء پر عید کے دن بھی کم از کم عید کی نماز تک روزہ رکھتے ہیں اور کچھ نہیں کھاتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق اسکے بالکل خلاف تھا۔ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ عید تو ہے ہی اس لئے کہ اس دن روزے ختم ہوتے ہیں۔ اسی طرح حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے قبل ضرور کچھ نہ کچھ تناول فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور کھجوریں استعمال فرمایا کرتے تھے۔ جو تعداد میں طاق ہوا کرتی تھیں۔

بے شک اس حدیث کا منشاء یہ نہیں کہ اس موقعہ پر صرف کھجوریں ہی کھائی جائیں اور وہ بھی طاق تعداد میں اور اس کے علاوہ کوئی اور چیز استعمال نہ کی جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع میں حضور کے اس عمل کی لفظاً لفظاً بھی پیروی کرے اور عام اشیاء کے علاوہ خاص طور پر کھجوریں ہی استعمال کرے تو یقیناً یہ چیز بھی عشق اور محبت کی ایک دلیل ہوگی۔

(۳)

جس طرح پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے اس قسم کے اجتماعات سے ایک فائدہ اسلامی سوسائٹی اور اسلامی معاشرہ کا ایک خاص اثر قائم کرنا بھی ہوتا ہے۔ اس لئے عید کی تمام تقریب اس طرز پر ادا ہونی چاہیئے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے شکر اور اس کی رضاء کے علاوہ یہ چیز بھی زیادہ سے زیادہ حاصل ہو سکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ آپ کھلے میدان میں نماز پڑھا کرتے تھے اور وہاں تک پیدل جایا کرتے تھے اور پھر جس راستہ سے تشریف لے جاتے تھے۔ آتے وقت کوئی اور راستہ اختیار فرماتے۔

اسی طرح آپ کا اور آپؐ کے صحابہؓ کا طریق تھا کہ عید کی نماز کو جاتے وقت راستہ میں بلند آواز سے یہ تکبیر پڑھتے جاتے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

(۴)

عورتوں کو بھی ایسے اجتماعات میں ضرور لے کر جانا چاہیئے۔ اس طرح نہ صرف عورتوں کی تربیت مقصود ہے۔ بلکہ ایک غرض یہ بھی ہے کہ اسلامی سوسائٹی کے تمام افراد زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اسکے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ جذب کریں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔

(۵)

عید اور اسی قسم کے اجتماعات میں دوسروں کے آرام کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ آتے جاتے وقت یا نماز کے وقت ہجوم میں کسی دوسرے کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے اور اگر کوئی ضرورت نہ ہو تو ایسی اشیاء جن سے کسی وقت بھی کسی دوسرے شخص کو کسی قسم کی تکلیف یا نقصان کا احتمال ہو ساتھ نہیں لے جانی چاہئیں۔ حضرت امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں من حمل السلاح فی العید کا باب باندھ کر اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

(۶)

صدقۃ الفطر کے علاوہ بھی عید کے موقعہ پر صدقہ و خیرات کرنی چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلقین فرمائی ہے عید کے موقعہ پر ایک دفعہ آپؐ نے عورتوں میں خاص طور پر چندہ کی تحریک فرمائی تو عورتوں نے اپنے زیور اتار کر حضرت بلالؓ کی چادر بھر دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی غرض کے لئے عید فنڈ قائم فرمایا تھا جس میں جماعت کے ہر کمانے والے فرد کو کم از کم ایک دو پیسہ فی کس کے حساب سے ادا کرنے کا ارشاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک جماعت اسے ادا کرتی چلی آ رہی ہے یہ رقم صدقۃ الفطر کے علاوہ ہوتی ہے اور مرکز میں بھجوائی جاتی ہے۔

(۷)

چونکہ یہ خوشی کا دن ہے اس لئے زائد عبادت کے علاوہ اگر اس دن اپنے ملک اور علاقہ کے رواج کے مطابق جس کی شریعت اجازت دیتی ہو۔ خوشی کا کوئی اور طریق اختیار کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ حضور کے زمانہ میں عید کے موقعہ پر بعض حبشیوں نے گتکے وغیرہ کے کھیلوں کا مظاہرہ کیا تو حضور نے بھی اسے ملاحظہ فرمایا۔ ہمارے ملک میں بھی کھیلوں اور دعوتوں وغیرہ کا رواج ہے۔

(۸)

عید الفطر کی نماز کا وقت سورج نکلنے سے کچھ دیر بعد سے لے کر زوال تک ہے اس نماز میں اذان اقامت نہیں ہوتی خطبہ شروع میں پڑھنے کی بجائے آخر میں پڑھا جاتا ہے۔ چونکہ خطبہ بھی نماز کا ایک اہم حصہ ہوتا ہے اس لئے مقتدیوں کو خطبہ سنے بغیر نہیں جانا چاہیئے۔

اس نماز کی دو رکعتیں ہوتی ہیں۔ جن میں عام تکبیروں کے علاوہ بارہ تکبیریں زائد ہوتی ہیں۔ پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ۔ جو ثنا اور تعوذ کے بعد اور قرأت سے قبل کہی جاتی ہیں۔ ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں یا کندھوں تک لا کر کھلے چھوڑ دینا چاہیئے (گو باندھ لینا بھی جائز ہے) اور آخری تکبیر پر ہاتھ باندھ لینا چاہیئے۔

(۹)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عید کے لئے جاتے اور آتے وقت بلند آواز سے تکبیریں پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

زينوا اعيادكم بالتكبير

یعنی اے مومنو! اپنی عیدوں کو تکبیروں سے مزین کرو تکبیر کے الفاظ یہ ہیں :۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی سال رواں کی چوتھی تین روزہ تربیتی کلاس

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی چوتھی تین روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۳ ؍ ۲ بروز جمعرات نماز مغرب سے شروع ہو کر بروز ہفتہ مورخہ ۱۵ ؍ ۲ تک موضع کھر پیڑ تحصیل قصور میں مسجد احمدیہ مقامی میں ہوگی ۱۳ ؍ ۲ کی رات کو تحریک جدید کے ذریعہ بیرون پاکستان تعمیر ہونے والی مساجد کی سلائڈز دکھائی جائیں گی۔ موضع کھر پیڑ قصور سے تقریباً بارہ میل کے فاصلے پر ہے۔ ارد گرد کی جماعتوں کے دوستوں کو اس میں کثرت سے شامل ہونا چاہیئے۔

(منور احمد جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

زکوٰۃ اور ماہ رمضان

اگرچہ ادائیگی زکوٰۃ کے لئے کسی ایک مہینہ کی تخصیص نہیں جس مال پر ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس مال پر زکوٰۃ کا ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ تاہم بعض بھائی اور بہنیں برکت کی خاطر اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان میں ادا کیا کرتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے پر واجب زکوٰۃ کی رقم مرکز میں ارسال فرما دیں تاکہ مستحقین کی امداد کی جا سکے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۷/۱۲/۶۳ تا ۱۴/۱۲/۶۳

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۷۰۱۔ احباب جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۰۵ گنگاپور بذریعہ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب	۱۰ — ۰۰
۷۰۲۔ " " جھنگ صدر بذریعہ مکرم مسعود احمد صاحب	۱۰ — ۰۰
۷۰۳۔ مکرم سید عبدالرحیم شاہ صاحب دھرم پورہ لاہور	۳۰ — ۰۰
۷۰۴۔ مکرم مشتاق احمد صاحب مبارک دھارووالہ ضلع گجرات	۱۵ — ۰۰
۷۰۵۔ محترمہ طیبہ نسرین صاحبہ بنت شیخ محمود احمد صاحب دھرم پورہ لاہور	۱۰ — ۰۰
۷۰۶۔ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب حویلیاں ضلع ہزارہ	۱۰ — ۰۰
۷۰۷۔ محترمہ لفٹننٹ مس ماجرہ متین صاحبہ کھاریاں چھاؤنی ضلع گجرات	۲۵ — ۰۰
۷۰۸۔ محترمہ بیگم صاحبہ مولوی عبدالمالک خان صاحب سعید منزل کراچی	۲۶ — ۰۰
۷۰۹۔ اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ بذریعہ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر	۲۴۶ — ۰۰
۷۱۰۔ مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب منصور اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر عثمان والہ ضلع ملتان	۱۰ — ۰۰
۷۱۱۔ احباب جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱ ضلع ملتان بذریعہ صوفی غلام رسول صاحب	۱۵ — ۰۰
۷۱۲۔ محترمہ بیگم صاحبہ انتظار حسین صاحب ناظم آباد کراچی	۵۰ — ۰۰
۷۱۳۔ مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب چغتائی ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰ — ۰۰
۷۱۴۔ محترمہ بیگم صاحبہ " " " "	۵۰ — ۰۰
۷۱۵۔ مکرم جناب رفیق احمد صاحب کوہاٹ	۳۰ — ۰۰
۷۱۶۔ مکرم ملک فضل الرحمٰن صاحب راولپنڈی	۱۰ — ۰۰
۷۱۷۔ مکرم سید بشیر احمد صاحب "	۳۰ — ۰۰
۷۱۸۔ مکرم سردار بشیر احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۴۰ — ۰۰
۷۱۹۔ محترمہ مائی بھولی صاحبہ مرحومہ بذریعہ محترمہ فضل بیگم صاحبہ کھاریاں ضلع گجرات	۴۰ — ۰۰
۷۲۰۔ مکرم سید سہیل احمد صاحب ڈھاکہ مشرقی پاکستان	۳۲ — ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

عید کارڈ

ہمارے بہت سے طفل عید کے موقع پر عید کارڈ خریدتے اور دوستوں۔ رشتہ داروں میں بھیجتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے اسراف قرار دے کر ان کو خریدنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ اسراف ہے۔ اور بے ضرورت ہے روپیہ ضائع کیا جاتا ہے۔ بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی تبلیغ میں خرچ کریں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج ہے۔ . . . . . . یہ بہت بُرا دستور ہے احباب کو چاہیئے کہ اس رسم کو ترک کر دیں۔ . . . . کیونکہ یہ فضول خرچی ہے۔ اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔" (الفضل ۱۵ ستمبر ۱۹۱۷ء)

چونکہ اب عید الفطر قریب ہے۔ اسلئے ہر طفل کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے آقا کے ارشاد کے مطابق اس سے اجتناب کرے۔ (نائب مہتمم تعلیم و تربیت) اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس اطفال الاحمدیہ کیلئے نیک نمونہ

مکرم محمد شفیع صاحب سلیم پوری ناظم اطفال الاحمدیہ واہ کینٹ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اطفال الاحمدیہ واہ کینٹ نے ہمت کر کے اپنے ذمہ وعدہ کی رقم ۱۰۰ فی صدی ادا کر دی ہے۔ دعائیہ فہرست میں ان کا نام شامل فرمایا جاوے۔"

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجلس اطفال احمدیہ واہ کینٹ کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرماوے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

قیادت ایثار اور رمضان المبارک

جہاں تک انسانی خداداد طاقتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا سوال ہے۔ بفضل ایزدی انصار اللہ کا کوئی رکن یا عہدیدار اس میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھ رہا ہوگا۔ مگر انسانی مساعی میں بار آوری کا رنگ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی بھرا جاتا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے بہترین اوقات رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں ہو سکتے ہیں۔ خصوصیت سے آخری عشرہ جو عنقریب شروع ہو جائے گا۔

لہٰذا احباب اس طرف غیر معمولی توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(نائب قائد ایثار)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے نانا جان بابو فضل الٰہی صاحب پراچہ آف بھیرہ کافی بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ظفر اقبال پراچہ اسامہ کاٹیج ربوہ)

۲۔ خاکسار کے بھتیجے چوہدری رشید احمد صاحب جاوید جنہوں نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی اے آنرز کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا تھا۔ سی ایس پی کا امتحان دیا تھا۔ جس میں یہ بفضل خداوند تعالیٰ نہایت اچھے نمبروں میں میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اب انٹرویو کا مرحلہ باقی ہے تمام بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ عزیز کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔
(خاکسار چوہدری محمد اکبر خان اکاؤنٹنٹ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر)

۳۔ میرے لڑکے حمید الدین کو دل کی بیماری ہے۔ دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ بچہ کو کامل شفا دے۔
(درویش دین ذرگر اوکاڑہ حال مسجد مبارک ربوہ)

۴۔ افریقہ کے ممالک ٹانگانیکا وغیرہ میں حالات مخدوش ہیں۔ عزیزہ امۃ الباسط ایاز اور دوسرے جملہ متعلقین اور سب احباب جماعت کی خیر و عافیت کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے
(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

۵۔ میرے دوست مکرم عبدالرؤف صاحب آف جزائر فیجی جو نئے احمدی ہیں اور جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے داخل ہیں۔ وہ چند روز سے بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک محمد اعظم لیکچرر دار العلوم غربی ربوہ)

۶۔ میری والدہ محترمہ عرصہ سے بعارضہ تبخیر معدہ بیمار ہیں۔ درویشان قادیان و دیگر احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے (خاکسار عبد المنعم ولد میاں عبد الحکیم صاحب)

۷۔ میرے دو چھوٹے بھائیوں کے سالانہ امتحان شروع ہو رہے ہیں۔ سب احمدی بھائی بہنوں سے ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار امۃ المومن چک ۵/۱۲ ل ضلع منٹگمری)

۸۔ میرا لڑکا عمر دس سال۔ عقل فہم اور شعور سے عاری ہے نہ خود کھاتا ہے نہ بولتا ہے۔ ہر قسم کا علاج کرا کے تھک گئے ہیں۔ رمضان کے آخری مبارک عشرے میں دوستوں سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اس بچے کی معجزانہ صحت کاملہ کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی اسے شفا ممکن ہے۔ (ملک عبد الوحید سلیم ۔ ۵۸ آریہ نگر لاہور)

۹۔ میرے والد مکرم گیانی محمد الدین صاحب ڈیڑھ ہفتہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (رانا محمد خورشید اظہر گوجرانوالہ)

ولادت

مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۶۳ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولودہ کا نام "راشدہ بیگم" تجویز فرمایا ہے۔ اس بچی کی صحت و سلامتی والی لمبی زندگی اور نیک و صالحہ بننے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمود احمد عارف
درویش قادیان

"حیات نور"

کے خریدار ایک ضروری تصحیح فرمالیں

کتاب حیات نور میں ایک غلطی کی بنا پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی پیدائش کا ذکر دو مرتبہ ہو گیا ہے۔ پہلی مرتبہ کا ذکر صحیح ہے اور دوسری مرتبہ کا غلط۔

احباب اپنی کتابوں میں درستی فرمالیں

خاکسار عبد القادر
مؤلف حیات نور

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ دن کے اندر اندر مع تفصیل کے آگاہ فرمادیں ۲ - ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے ۳ - وصیت کی منظوری تک اگر وصیت کنندہ چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان - سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۱۷۲۱۸ میں محمد اسحاق ولد میاں نبی بخش قوم احمدی شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات ایفائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۳ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد غیر منقولہ ایک مکان پختہ مشتمل پانچ کمرے اور ایک چوبارہ مکان واقع ریلوے روڈ گجرات محلہ قاسم پورہ رقبہ ۵ مرلے تقریباً جس کی موجودہ قیمت بیس ہزار روپے ہے اس مکان کی قیمت سے ابھی -/۴۵۰۰ روپے میرے ذمہ قرض واجب الادا ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی جائداد اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرا گزارہ میری ماہوار آمد بصورت ملازمت مبلغ -/۶۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد محمد اسحق بقلم خود ولد نبی بخش مکان نمبر ۱۶/۱۳۵ محلہ قاسم پورہ ریلوے روڈ گجرات گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصیت ربوہ حال گجرات گواہ شد محمد یوسف بقلم خود ابن محمد اسحق موصی۔

مسل نمبر ۱۷۲۱۹ میں شہاب الدین ولد بڈھے خان قوم راجپوت پیشہ امام مسجد پیر دچک عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن حال پیر دچک ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ دسمبر ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد کوئی نہیں اگر آئندہ کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی میرا متروکہ ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ بھی حاوی ہوگی۔

میرا گزارہ اس وقت اپنے پسران کی طرف سے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار پر ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد نشان انگوٹھا شہاب الدین پیر دچک ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نذیر احمد پسر شہاب الدین موصی مذکور گواہ شد - رمضان علی صدر حلقہ دار الصدر شرقی گواہ شد۔ نواب دین پسر موصی مذکور شہاب الدین اٹک آئل کمپنی مورگاہ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۱۷۲۲۰ میں نصرت جہاں کھوکھر بنت غلام حسین کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ ٹیچنگ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۳ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت صرف ایک عدد دلیٹ واچ ہے جو مالیتی -/۶۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں تو اس رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری آمد مبلغ -/۵۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ نصرت جہاں کھوکھر بنت غلام حسین گواہ شد نذیر احمد قمر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈسکہ گواہ شد غلام حسین والد موصیہ ولد میاں امام الدین کھوکھر مکان ۳۷ محلہ ٹھٹھیاں ڈسکہ ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۱۷۲۲۱ میں بشریٰ صادقہ پراچہ بنت عبدالرحیم پراچہ قوم پراچہ پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۳ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے مجھے گورنمنٹ کی طرف سے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے میں اپنی آمد ماہوار جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن

احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ دنیا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ بشریٰ صادقہ پراچہ معرفت شفاخانہ شیخ حیات ڈنگہ بازار سیالکوٹ۔ گواہ شد عبدالرحیم پراچہ والد موصیہ صادقہ گواہ شد قاسم الدین امیر جماعت سیالکوٹ

اعلان نکاح

میرے چچا زاد بھائی مکرم رانا شکر اللہ خان ابن مکرم رانا عبد القیوم خان صاحب سکنہ چک ۶۸/ج ب ضلع لائل پور کا نکاح ہمراہ سماۃ بشریٰ ظہیر بنت مکرم رانا ظہیر الدین خان صاحب سکنہ چک نمبر ۶۸/ج ب ضلع لائل پور بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر ۳۱ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعہ بعد نماز عصر مکرم و محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک میں پڑھا

احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے تعلقات کو مزید مستحکم فرما دے آمین

(خاکسار محمد اسلم خان بی اے۔ محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ)

ایک ضروری یاد دہانی

محترم سید داؤد احمد صاحب - ربوہ

خاکسار احباب جماعت کو اس اعلان کے ذریعے دار الاقامۃ النصرۃ کے بارے میں یاد دہانی کروانا چاہتا ہے کہ اپنے صدقات اور مد بہ ادا کرتے وقت اس ادارے کو خاص طور پر یاد رکھیں اس ادارے کے اخراجات چھ سات سو روپے ماہوار تک پہنچ گئے ہیں اور اسے جاری رکھنے کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

درخواست دعا

خاکسار ان دنوں مختلف قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہے میرے والد صاحب اور والدہ صاحبہ بھی کافی عرصہ سے مختلف قسم کے عوارضات میں مبتلا ہیں احباب جماعت میرے والدین اور میری کامل صحت یابی اور پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد بشیر ڈسپنسر معرفت ظفر سیڈ میکل ہال کوٹلی آزاد کشمیر)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے۔ اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے۔ تو اس کا جائیداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

اب جو فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے۔ پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو۔ اسے چاہیئے کو یہاں جمع کر دے یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل تو اب کا موقعہ مل سکے گا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہ کی جائے گی۔ اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

دعائے مغفرت

۱۔ برادرم بشیر احمد صاحب ہاشمی آف گجو چک کی والدہ محترمہ بروز جمعہ اپنے گاؤں میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ ان کے صاحبزادے مورخہ ۹ر فروری کو ربوہ لائے۔ نماز جنازہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مکرم میر داؤد احمد صاحب ناظر نے دعا کرائی۔

احباب کرام مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اسلم فاروقی ربوہ)

۲۔ عزیزم محمود احمد قیصر ابن مولوی غلام احمد صاحب امام الصلوٰۃ و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بعمر تقریباً پندرہ سال ۹/۲/۶۴ کو صبح آٹھ بجے وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ عزیز مرحوم کے درجات بلند فرمائے اسے اپنے قرب میں جگہ دے اور اس پر ابر رحمت برسائے۔ آمین۔

(عبد الخالق اکاؤنٹنٹ نصرت آرٹ پریس ربوہ)

درخواست دعا

عزیزم محمد اسحاق انور واقف زندگی بغرض علاج دوبارہ مینٹل ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ ان کے بیوی بچے ذہنی اور مالی پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسمٰعیل منیر سابق مبلغ سیلون، ماریشس افریقہ)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

کو ملازمتوں کے مسئلہ سے کیا تعلق؟ اگر میں احمدی ہو کر گورنمنٹ سے اپنا حق مانگتا ہوں تو کیا اس سے عیسیٰ کی وفات ثابت ہو جائے گی؟ یا غیر احمدی اپنا حق مانگتا ہے تو اس سے حیات ثابت ہو سکے گی؟۔

یہ دنیا کا معاملہ ہے اس میں سب شریک ہیں اور سب کا یکساں فائدہ ہے پس ہم کو ایسے معاملات میں بلا خیال فرقہ کے ایک ہو جانا چاہیئے تاکہ ہمارے مطالبہ میں قوت اور اثر پیدا ہو۔

سُنّی کو سب سے زیادہ پھر شیعہ کو پھر ہم کو پھر اہل حدیث کو پس جب تک باوجود اختلاف کے مل کر نہ رہیں گے کچھ فائدہ نہ ہوگا اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو کہ اختلاف مٹا نہیں کرتا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے رحمۃ للعالمین وجود کے ہونے پر بھی اختلاف رہا اس لئے کہ وہ طبعی چیز ہے صحابہ میں بعض مسائل میں اختلاف ہوا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم جیسے عظیم الشان صحابہ میں بھی اختلاف ہوا مگر وہ فوراً صاف دل ہو گئے اس لئے اختلاف سے گھبرانا نہیں چاہیئے یہ اختلاف علماء صلحاء اور اولیاء میں ہوتے رہے اس کی پرواہ نہ کرو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اختلاف امتی رحمۃ فرما دیا تو اس سے ڈرنا اور گھبرانا کیوں؟ اختلاف کو رحمت بناؤ نہ کہ لعنت۔

اب میں بتاتا ہوں کہ یہ اختلاف رحمۃ کیوں ہے؟ دیکھو اگر سائنس والوں میں اختلاف نہ ہوتا تو یہ ایجادات جو نئے دن ہو رہی ہیں اور جن سے ملک اور قوم کو نفع پہنچتا ہے کیونکہ ہوتیں اسی اصول پر اگر امن میں رہ کر اختلاف کریں تو رحمۃ کا موجب ہوگا۔ اس نکتہ کو سمجھ لو۔ اگر تم باوجود اختلاف کے اتحاد کر دگے تو کیوں رحمۃ نہ ہوگا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب ایک دوسرے کو کافر کہنے کا سوال ہے تو اتحاد کیسے ہو؟ میں کہتا ہوں یہ اعتراض غلط ہے۔

ایک شیعہ اگر منار پر چڑھ کر دس ہزار مرتبہ کافر کہے یا کوئی اور دوسرے کو کافر کہے تو اس سے اتحاد پر اثر نہیں پڑنا چاہیئے جب میں ایک ہندو سے مل کر گورنمنٹ سے متحدہ قومیت کے نام سے حقوق کا مطالبہ کر سکتا ہوں تو کس قدر شرم کی بات ہوگی کہ ہم مختلف فرقوں کے مسلمان اتحاد اسلامی کے رنگ میں اسلامی حقوق کا مطالبہ نہ کر سکیں؟

کافر کو شاید لوگ گالی سمجھتے ہیں حالانکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ابھی بعض کوتاہیاں اس میں ہیں۔ ہندوؤں کو بھی اس لفظ سے دھوکا لگا ہے اور اسی لئے انھوں نے اپنے نئے مطالبات میں کافر نہ کہنے کا مطالبہ بھی درج کر دیا ہے میں نے مسلمانوں کو بار بار اتحاد اسلامی کی تحریک کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ اس قسم کے جھگڑوں میں اغراض مشترکہ میں اتحاد کے وقت نہ پڑیں ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے ہم اس سے اختلاف رکھتے ہوئے بھی اتحاد کریں۔ میں نے مسلمانوں کی جو سیاسی تعریف کی ہے اسے تمام دوسرے لوگوں نے بھی صحیح سمجھا ہے۔ پھر مسلمانوں پر تعجب ہوگا اگر وہ اس حقیقت پر غور نہ کریں۔

میری بات کو اچھی طرح سمجھ لو میرا فیصلہ یہ ہے کہ جو فرقہ اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے اور قرآن مجید کی شریعت کو منسوخ قرار نہیں دیتا اس سے اتحاد کر لو۔ قومی برکات اور انعام قومی اتحاد کی روح سے وابستہ ہیں۔"

(ایک پی سی لیکچر صفحہ ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹)

بے شک یہ ایک طویل اقتباس ہے لیکن اس میں اس اصول کی پوری پوری وضاحت موجود ہے جس کو مولانا کوکب صاحب نے ادھوری صورت میں پیش کیا ہے ہم نے کہا ہے ادھوری صورت میں اس کی وجہ یہ ہے کہ مولانا کے سامنے تمام مسلمانوں کے فرقے نہیں ہیں جن میں آپ اتحاد چاہتے ہیں بلکہ صرف اہل سنت والجماعت کے فرقے ہیں حالانکہ مسلمانوں کے لئے اصول اتحاد یہ نہیں ہے کہ صرف اہل سنت والجماعت کے فرقوں ہی میں اتحاد ہو بلکہ مسلمان کہلانے والا فرقہ پیش نظر ہونا چاہیئے اور کسی فرقہ کو محض اس لئے باہر نہیں رکھنا چاہیئے کہ اہل سنت والجماعت کے فرقوں کی نظر میں وہ فتنہ سمجھا جاتا ہے مثلاً خود کوکب صاحب نے اس مضمون میں اہل علم حضرات سے اپیل کرتے ہوئے "منکرین حدیث" کو ایک فتنہ کہا ہے جس کے خلاف محاذ قائم کرنا چاہیئے حالانکہ یہی مرض ہے جس کا علاج آپ سوچ رہے ہیں وہ کون فرقہ ہے جو دوسروں کو فتنہ اور خود کو راہ راست پر نہیں سمجھتا ہم کسی فرقہ کی وکالت نہیں کر رہے لیکن اتحاد کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ سیاسی سطح پر ہر فرقہ کو بلکہ ہر فرد کو جو کلمہ

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

کا قائل ہے مسلمان سمجھا جائے جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وضاحت فرمائی ہے اگر آپ ایک بھی کلمہ گو فرقہ یا فرد کو باہر رکھیں گے یقیناً آپ قیامت تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

(باقی)